نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش، سید محمد شبیر عباس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ، ضلع جھنگ

نام کتاب ———— نفس المھموم
مؤلف ———— آغائی شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہٗ
مترجم ———— علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلیٰ اللہ مقامہٗ
نظر ثانی ———— مولانا بختیار الحسن سبزواری
پیش کش ———— سید محمد شبیر عباس
سال طباعت ———— بار اوّل ۱۹۹۰ء / بمطابق ۱۴۱۱ھ ہجری
تعداد ———— ۵۰۰
مطبع ————
ہدیہ ————
ناشر ———— ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

سٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

بچے پتھر مار رہے ہیں اور اس کو نشانہ بنایا ہوا ہے۔ پس عمر آپ کی گفت گو سن کر سیخ پا ہو گیا پھر آپ کی طرف سے منہ موڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کیا دیکھ رہے سب مل کر ان پر حملہ کر دو یہ تو ایک ہی لقمہ ہیں۔ انتھی۔

امام حسین علیہ السلام کا اہل کوفہ سے خطبہ

باقی رہا وہ خطبہ سید ابن طاؤس رض کی روایت کے مطابق، تو سید نے فرمایا:

پس حسینؑ اپنے ناقہ پر سوار ہوئے اور بعض کہتے ہیں گھوڑے پر اور ان سے خاموش ہونے کے لیے فرمایا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پس اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس کا ایسا ذکر کیا کہ جس کا وہ اہل ہے اور ملائکہ، انبیاء اور رسل پر صلوات بھیجی اور فصاحت و بلاغت کا حق ادا کیا اس کے بعد فرمایا اے لوگو تمہارے لیے ہلاکت اور غم واندوہ ہو اس شور شین اور شوق و ذوق سے تم نے ہمیں بلایا تاکہ ہم تمہاری فریاد رسی کریں تو ہم جلدی تمہاری طرف آئے پس ہماری تلوار کہ جو ہم نے خود تمہارے ہاتھ میں دی تھی اس کو لے کر تم ہمارے اوپر حملہ آور ہوئے اور وہی آگ کہ جو خود ہم نے اپنے اور تمہارے دشمن کے خلاف بھڑکائی تھی ہمارے خلاف تم نے بھڑکائی تم اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے اپنے دوستوں سے جنگ کرنے میں، حالانکہ نہ انھوں نے عدل وانصاف کے مطابق تمہارے درمیان رفتار کی اور نہ ہی ان سے تم کوئی خیر و بھلائی کی امید رکھتے ہو۔ وائے ہو تم پر کیوں اس وقت کہ جب تلواریں نیام میں تھیں اور دل آرام و سکون میں اور افکار خام و ناپختہ تھے ہمیں نہیں چھوڑ دیا لیکن تم تو مکھیوں کی طرح فتنہ کی طرف اڑے اور پروانے کی طرح ایک دوسرے سے الجھے پس ہلاکت ہو تمہارے لیے اے کنیز و لونڈی کے بیٹے

اور احزاب کے بچے کھچے اور کتاب کو پھینک دینے والے کلمات میں اور اس میں تحریف کرنے والے اور گناہوں کی جماعت اور شیطان کی پھونکوں کے فریب خوردہ اور سنتوں کو خاموش کرنے والے کیا ان کی مدد کرتے ہو اور ہمیں تنہا چھوڑتے ہو، جی ہاں خدا کی قسم بیوفائی اور پیمان شکنی تمہاری پُرانی عادت ہے۔ تمہاری جڑ، غدود دھوکہ سے پیوست اور ملی ہوئی ہے اور تمہاری شاخوں کی اسی پر پرورش ہوئی ہے۔ تم پلید ترین پھل ہو جو ماں کے گلے میں پھنس جاتا ہے اور خوشگوار ہو غاصب کے لیے یہ دعی بن دعی یعنی اس کا کوئی باپ نہیں اور بنی امیہ نے انھیں اپنے ساتھ ملحق کر لیا ہے جو اس کا بیٹا ہے جس کا کوئی باپ نہیں، جو چیزوں پر ڈٹ گیا ہے اور وہیں کھڑا ہے یا تلوار نکالنا یا ذلت خواری برداشت کرنا میہات (دور کی بات ہے) کہ ہم ذلت کو قبول کر لیں خدا، اس کا رسول اور مؤمنین اور پاک و پاکیزہ گودیں کہ جنھوں نے ہمیں پالا ہے اور غیرت مند ناک اور ذلت سے انکار کرنے والے نفوس اس سے انکار کرتے ہیں کہ ہم کمینے لوگوں کی اطاعت کو کریمانہ اور عزت کی موت اور میدان میں پچھڑنے پر ترجیح دیں یاد رکھو کہ اس تھوڑی سی جماعت کے ساتھ تم سے جنگ کروں گا اگرچہ لوگوں نے مجھے تنہا چھوڑ دیا ہے۔

مؤلف کہتے ہیں اس مقام پر مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے ابن ابی الحدید کی اس کلام کو نقل کرنا جو نہج البلاغہ کی شرح میں ہے۔ ظلم و ذلت برداشت کرنے سے انکار کرنے والوں کے ذکر کے سلسلہ میں کہتا ہے غیرت مندوں کا سردار کہ جس نے لوگوں کو حمیت و غیرت سکھائی ہے اور جس نے تلوار کے سامنے میں موت کو ذلت خواری برداشت کرنے پر ترجیح دی ہے وہ ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام

تھے کہ جس جناب اور ان کے اصحاب کے سامنے امان پیش کی گئی تو آپ نے اسے ٹھکرا دیا اور ذلت برداشت نہ کی پھر آپ کی اس گفتگو''

کو نقل کر کے کہتا ہے کہ میں نے نقیب ابو زید یحیٰی بن زید علوی سے سنا وہ کہتے تھے کہ ابو تمام کے وہ اشعار جو اس نے محمد بن حمید طائی کے بارے میں کہے ہیں امام حسین علیہ السلام کے علاوہ کسی پر بھی فٹ نہیں بیٹھتے۔

وقد کان فوت الموت سہلا فردہ — الیہ الحفاظ المر والخلق الوعر

ونفس تعاف الضیم حتی کانہ — ھو الکفر یوم الروع او دونہ الکفر

فاثبت فی مستنقع الموت رجلہ — وقال لھا من تحت اخمصک الحشر

تردی ثیاب الموت حمرا فما اتی — لھا اللیل وھی من سندس خضر

موت سے چھوٹ جانا آسان تھا لیکن اسے موت کی طرف پلٹایا۔ محارم کی حفاظت و ان سے دفاع نے کہ جو کڑوا گھونٹ تھا اور مروت و دین نے کہ جس کے وہ سختی سے پابند تھے اور ایسے نفس نے کہ جو ظلم کو نا پسند کرتا تھا کہ گویا مقام خوف وہ کفر ہے یا اس کے آگے کفر ہے پس اس نے موت کے غبار میں ثابت قدم رہا اور موت سے کہا کہ تیرے تلواروں کے نیچے ہی حشر و نشر ہے۔ اس نے موت کا سرخ لباس پہن لیا ابھی رات نہیں گذری تھی کہ وہ سبز سندس و حریر میں بدل گیا۔

اور سبط بن جوزی نے کہا ہے کہ میرے نانا نے کتاب تبصرہ میں ذکر کیا اور کہا ہے کہ امام حسین ؑ اس قوم کی طرف اس لیے گئے تھے چونکہ آپ نے دیکھا کہ شریعت ہو گئی ہے لہٰذا آپ نے کوشش کی کہ اس کے ستونوں کو سیدھا

لیکن ہماری موت دوسروں کی حکومت کا باعث ہے، اگر موت ایک گروہ سے اپنا سینہ اٹھا لے تو دوسرے گروہ پر رکھ دیتی ہے اس موت نے ہماری قوم کے سرداروں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا جیسا کہ گذشتہ لوگوں کو نابود کیا اگر بادشاہ (جس کے پاس ہر قسم کے وسائل تھے) زندہ رہتے تو ہم بھی زندہ رہتے اور اگر بزرگ اور کریم لوگ زندہ رہتے تو ہم بھی رہتے پس ان سے کہ جو ہمارے غم میں خوشی مناتے ہیں کہہ دے کہ خبردار یاد رکھو کہ عنقریب وہ بھی اس چیز سے ملاقات کریں گے کہ جس سے ہم نے ملاقات کی ہے پھر خدا کی قسم اس کے بعد تم زیادہ دیر نہیں ٹھہرو گے مگر اتنی دیر کہ گھڑسوار گھوڑے پر سوار ہو یہاں تک کہ حوادث زمانہ چکی کی طرح تمہارے گرد گھومیں گے اور تمہیں محور کی طرح قلق و اضطراب میں ڈال دیں گے اور یہ عہد ہے جو میرے والد گرامی نے میرے جد محترم سے نقل کیا ہے (پس! اپنے معاملہ کو مجتمع اور اپنے شرکاء کو اکٹھا کر لو تاکہ پھر تمہارا معاملہ تم سے پوشیدہ نہ رہے پھر میرے اوپر پل پڑو اور مجھے مہلت نہ دو۔ میں اپنے اور تمہارے پروردگار اللہ پر توکل رکھتا ہوں کوئی جاندار نہیں مگر یہ کہ وہ اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ یقیناً میرا پروردگار (سیدھے) پر قائم ہے خدایا ان سے آسمان کی بارش روک لے اور ان پر حضرت یوسف کے زمانہ میں ایسا قحط نازل فرما اور قبیلہ ثقیف کا لڑکا (حجاج بن یوسف) ان پر مسلط کر دے جو انہیں موت کا کڑوا پیالہ پلائے انھوں نے جھٹلایا ہے اور میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے تو ہمارا پروردگار ہے تجھ پر ہم توکل کرتے ہیں اور تیری بارگاہ میں لوٹتے ہیں اور تیری ہی طرف سب کی بازگشت ہے۔"

پھر آپ اپنی سواری سے اتر آئے اور رسول اللہ کے گھوڑے کو کہ جس کا نام مرتجز تھا طلب کیا اور اس پر سوار ہو کر اپنے اصحاب کی صفوں کو مرتب کیا (ملہوف)